مکھانے کی کھیر
مصنف: ذکیہ مشہدی
مصور: فجرالدین

پہلی اشاعت : 2016
تعداد : 2000
قیمت : -/25روپے
سلسلۂ مطبوعات : 1913

MAKHANE KI KHEER

By: Zakiya Mushhadi

ISBN:978-93-5160-154-8

ناشر: ڈائریکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی، 110025
فون نمبر: 49539000 فیکس: 49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک 8، آر کے پورم، نئی دہلی، 110066 فون نمبر: 26109746 فیکس: 26108159
ای میل: ncpulsaleunit@gmail.com ای میل: urducouncil@gmail.com
ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: سلاسار امیجنگ سسٹمس، C-7/5، لارینس روڈ، انڈسٹریل ایریا، نئی دہلی۔ 110035
اس کتاب کی چھپائی میں 130GSM, Art Paper استعمال کیا گیا ہے۔

تابش جب سے اپنے دوست راجن کے یہاں دیوالی کے موقع پر مکھانے کی کھیر کھا کر آئے تھے۔ اپنی ممی کے پیچھے پڑ گئے تھے۔ ممی آپ مکھانے کی کھیر کیوں نہیں بناتیں۔ بہت مزے دار ہوتی ہے۔ ''اب ہر چیز ہر گھر میں نہیں بنتی۔ لیکن ایسی کوئی بڑی بات نہیں۔ بنا دوں گی۔'' ممی نے جواب دیا۔ کچھ دن تک تابش خاموش رہے۔ ممی بھی بھول گئیں۔

بات آئی گئی ہوگئی۔ لیکن ایک دن ہوا یوں کہ راجن اپنے
ٹفن میں ایک کٹوری میں مکھانے کی کھیر لے آیا۔ اس
نے تابش کو دعوت دی۔ ''ادھر دیکھ کیا ہے۔'' تابش نے
گردن نیہوڑائی۔

ارے واہ! انھوں نے نعرہ لگایا۔ مکھانے کی کھیر۔ آدھی سے زیادہ چٹ کر گئے اور گھر آکر پھر وہی رٹ۔

ممی آپ مکھانے کی کھیر کیوں نہیں بناتیں۔

''ارے بھائی کھا تو آئے ہو۔'' انھوں نے ٹالنا چاہا۔

''نہیں آپ بھی بنائیے تو ہم ایک ساتھ بہت سی کھائیں۔ فرج میں بنا کر رکھ دیجیے گا تو ہم لے لے کے کھاتے رہیں گے۔''

اللہ رے نوید ے۔ تابش کی بڑی بہن نے چڑایا۔

''آپ کھا کے دیکھنا۔ تم بھی یہی کہوگی۔ بلکہ مل جائے تو یہی کروگی۔''

''کیا؟''

''فرج سے نکال نکال کے کھاتی رہوگی۔''
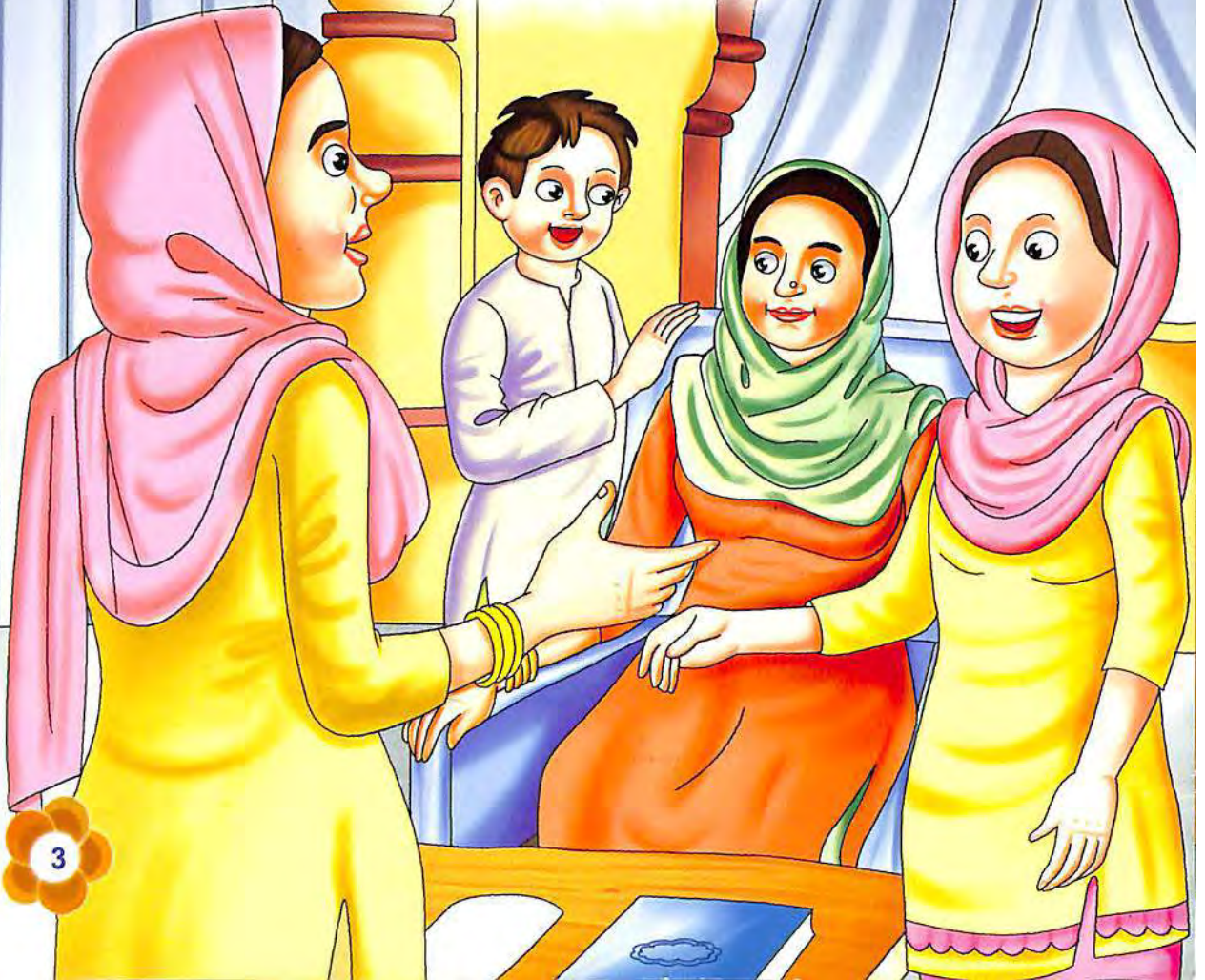
''سوت نہ کپاس، جولا ہوں میں لٹھم لٹھا۔'' آمنہ بوا نے کہا
جو سوپ میں پالک کا ساگ لے کے تابش کی ممی کو دکھانے آئی
تھیں۔ ''سادہ بنالیں بیگم صاحب یا گوشت میں ڈالیے گا۔''
تابش کی ممی ہنسنے لگیں۔ ''واقعی سُوت نہ کپاس۔ارے ہمیں تو
مکھانے کی کھیر بنانی ہی نہیں آتی ۔ دراصل یہ ہندو گھروں کی چیز
ہے۔اوران کے یہاں بہت عمدہ بنتی ہے۔
ہم تو بس چاول کی کھیر پکاتے ہیں۔''
''ہماری اماں لَوکی کی کھیر بھی پکاتی
تھیں۔'' آمنہ بوا نے کہا
''چلو بڑا تیر مارا۔'' تابش
کی ممی ہنسیں۔
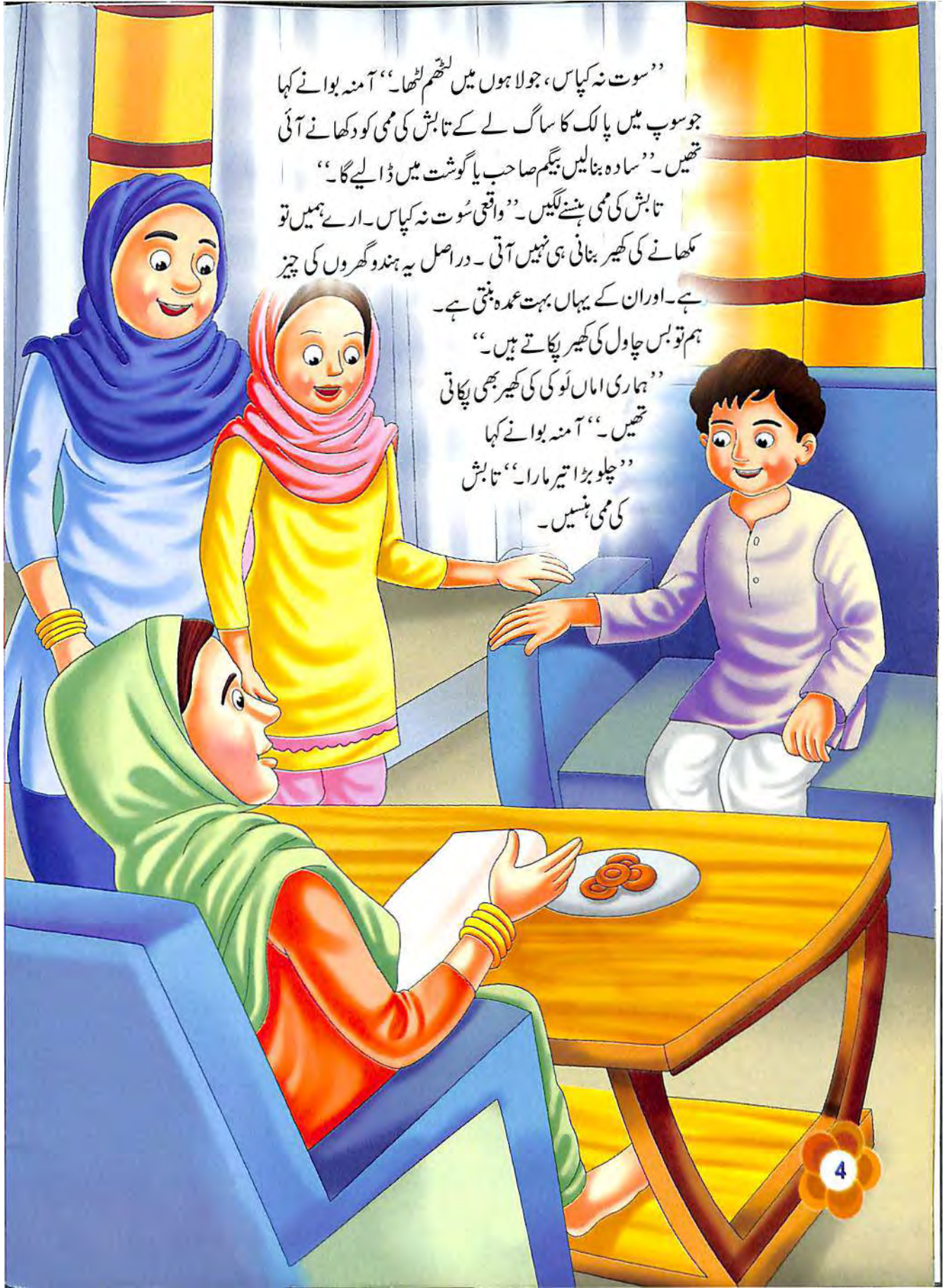
''یہ آپ لوگ کیا باتیں کرنے لگیں۔آپ کو نہیں آتی تو راجن کی ممی سے
پوچھ لیجیے۔''
''لو بھلا۔ جان نہ پہچان خالہ بی بی سلام۔ میں جاؤں ان
سے کھیر کی ترکیب پوچھنے۔''
''ممی ایسا کرتے ہیں نیٹ پر دیکھ
لیتے ہیں۔'' تابش کی آپی،
آسیہ نے تجویز پیش کی۔''
''ہرگز نہیں۔'' تابش مچل
گئے۔نیٹ پر ویسی کھیر
بنانا کوئی نہیں
بتائے گا جیسی
راجن کی ممی بناتی ہیں۔''
''اب یہ کیا ضد ہوئی؟''
''راجن کی ممی کہتی ہیں کہ اس کی ترکیب
انھیں راجن کی دادی سے ملی تھی۔ دادی
کے وقت میں نیٹ نہیں تھا۔''

''تو؟''
''تو یہ کہ اصل ترکیب راجن کی دادی کو معلوم تھی۔ نیٹ پر یوں ہی ہوگی۔ جھوٹ موٹ کی۔''
''ایسا کرو۔ راجن سے کہہ دو جب اس کے یہاں مکھانے کی کھیر بنے وہ تمہارے
لیے ایک کٹوری لیتا آئے۔''
''ہمیں شرم آئے گی ایسا کہتے۔ پھر اگر چھٹیوں میں بنی تو''
''سر کھا گئے تم تابش۔''
''اچھا نہیں کھاتے آپ کا سر۔'' تابش وہاں سے منہ پُھلا کر چل دیے
6

دوسرے دن وہ ایک کاغذ کا ٹکڑا لے کر ممی کے پاس آئے۔
''اب یہ کیا ہے؟'' ممی اس وقت دھوبی کا حساب دیکھ رہی تھیں۔
''یہ مکھانے کی کھیر کی ترکیب ہوگی۔'' آسیہ نے چڑایا۔ تابش نے اسے گھور کر دیکھا
''یہ راجن کے گھر کا فون نمبر ہے۔ بلکہ اس کی ممی کے موبائل کا۔ ہم لے کر آئے ہیں راجن سے۔''
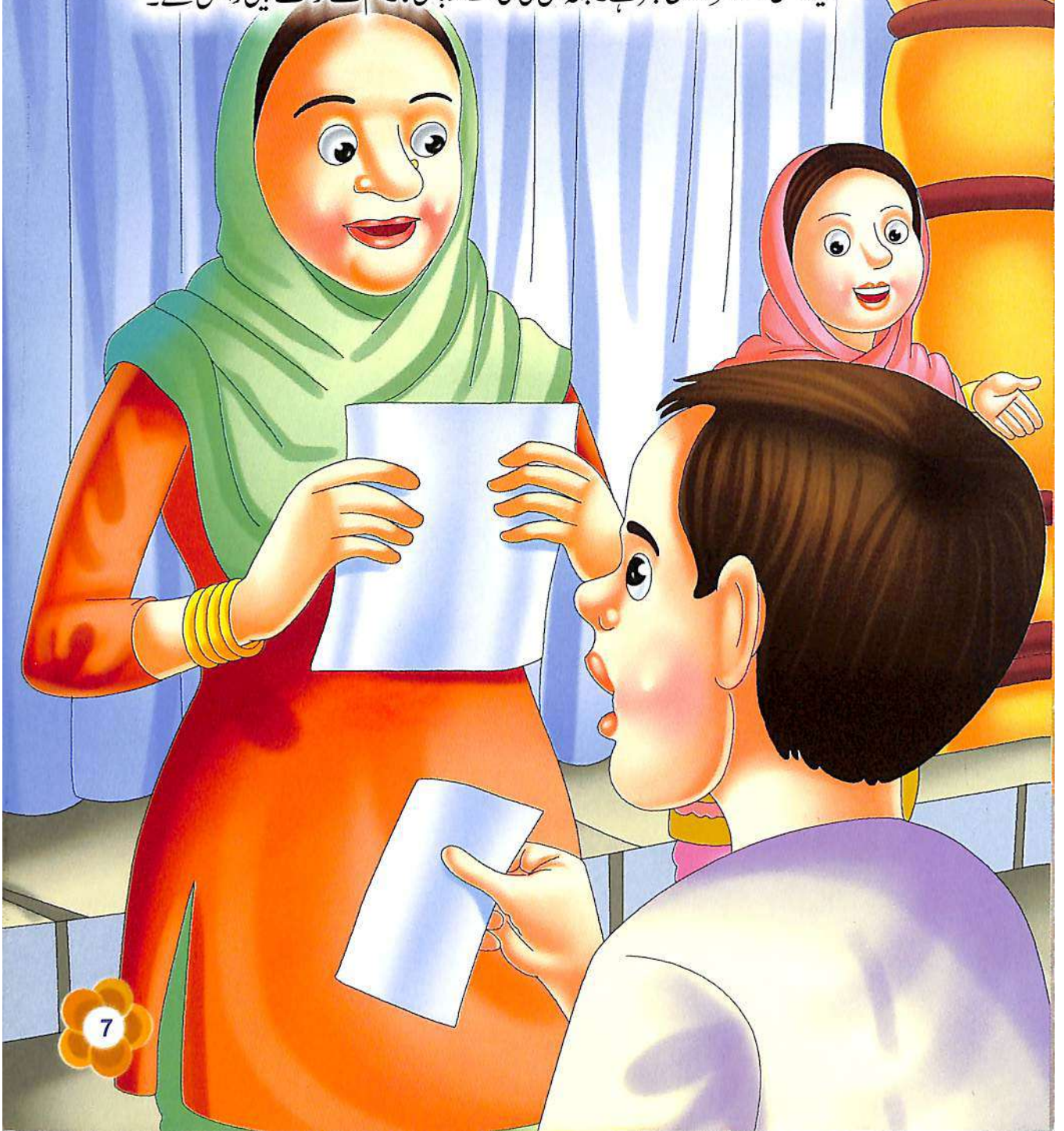
''کیوں؟'' آسیہ نے بھی تابش کو گھور کر دیکھا

''ممی راجن کی ممی سے بات کرلیں گی۔ راجن انھیں ماں کہتا ہے۔ مجھے بہت اچھا لگتا ہے ماں کہنا۔''

''ہاں۔ ماں میں بڑی مٹھاس ہے۔'' آمنہ بوا نے کہا۔ ان کی بیچ میں ٹپکنے کی عادت تھی۔ اب ماں کسی کی ہو۔ تابش بھیا کی ہو یا ان کے دوست راجن کی۔''

''انھیں لوگ مسز مہیشوری کہتے ہیں۔ ان کا گھر کا نام مینا ہے۔'' تابش نے اپنی معلومات کا رعب جھاڑا۔ در اصل راجن ان کا اتنا گہرا دوست تھا کہ اسے اس کے گھر کے سب لوگوں کے بارے میں معلوم تھا۔ تابش نے کاغذ کا وہ ٹکڑا ممی کے پرس میں رکھ دیا۔

''بچے کی ضِد ہے۔ بات کر لیجیے نہ بیگم صاحب۔'' آمنہ بوا نے کہا۔

''پتہ نہیں کیسے لوگ ہوں۔ کیا سمجھیں۔ اب بچوں بچوں کی بات الگ ہے۔ تابش ضد کر کے راجن کے گھر چلے گئے تھے۔ ان کا ڈرائیور پہنچا گیا تھا۔''
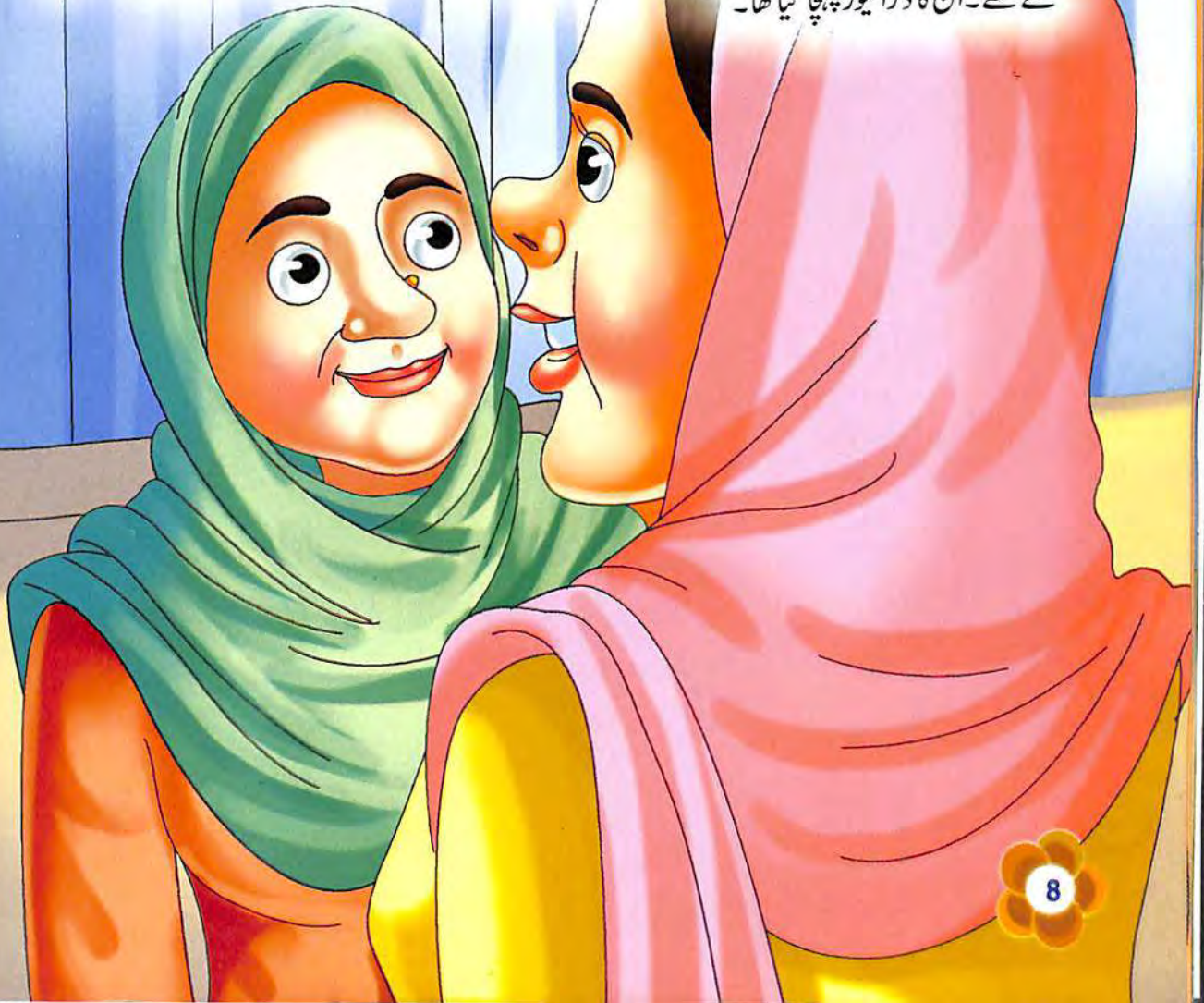
''ایسے ہی میل جول بڑھتا ہے بیگم صاحب۔ نہ اچھی طرح بات کریں تو مت
کیجیے گا۔'' آمنہ بوا کا نام تابش کے پاپا نے عاقلہ بُوا رکھا تھا۔ شاید صحیح رکھا تھا۔
آخر کو تابش کی ممی نے فون ملایا۔
''آداب، میرا نام تہمینہ ہے۔ تہمینہ صدیقی۔ میرا بیٹا تابش راجن کا کلاس فیلو ہے اور گہرا
دوست۔''
ادھر سے بڑی گرمجوش آواز آئی۔ ''نمستے۔
نمستے۔ تہمینہ جی۔ تابش بڑا پیارا بچہ ہے۔
ہمارے یہاں آیا تھا۔ لیکن آپ
نے کیسے فون کیا۔''
تابش کی ممی نے بتایا کہ ان
کے ہاتھ کی کھانے کی
کھیر کھا کے تابش
دیوانہ بنا ہوا
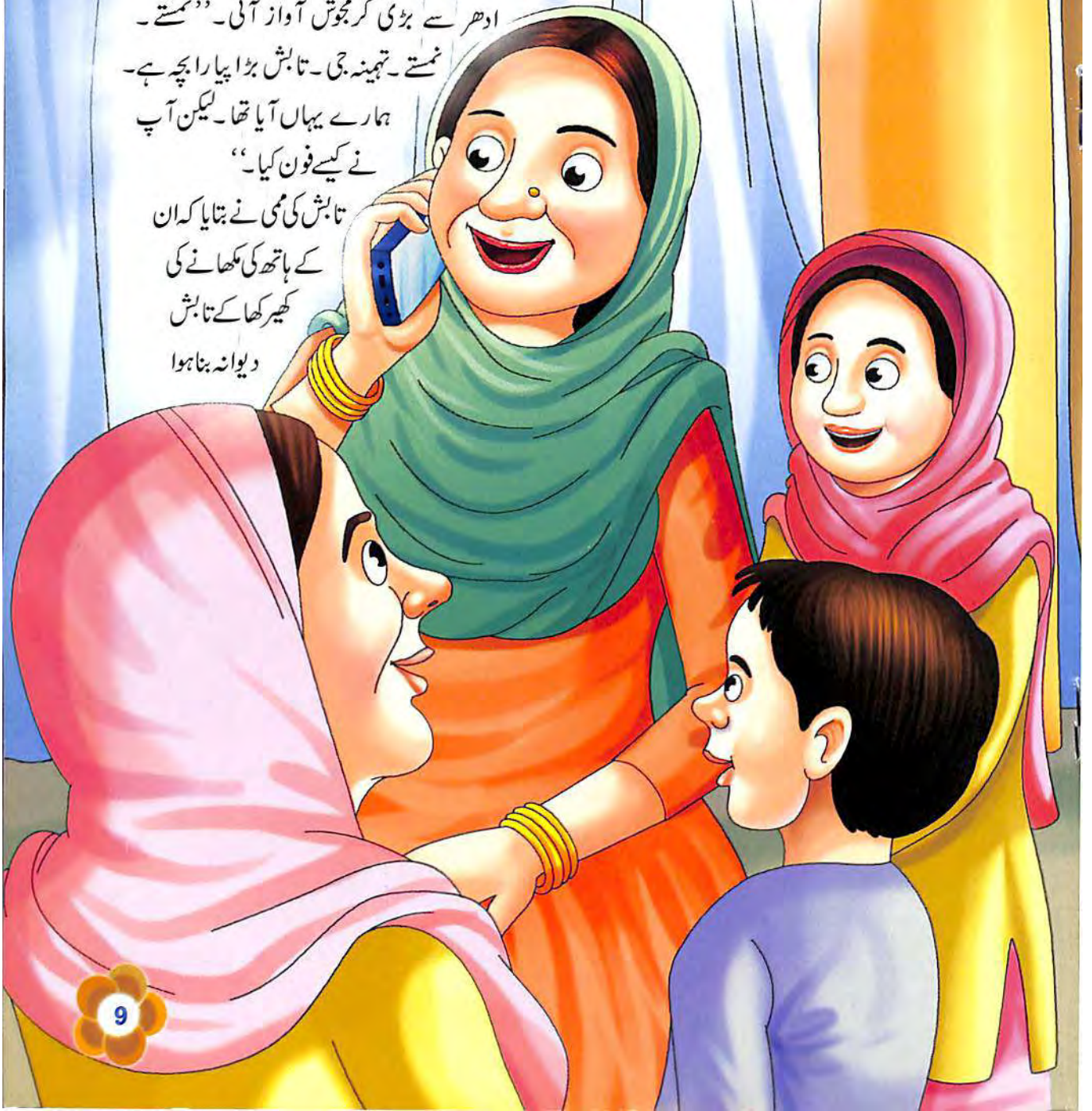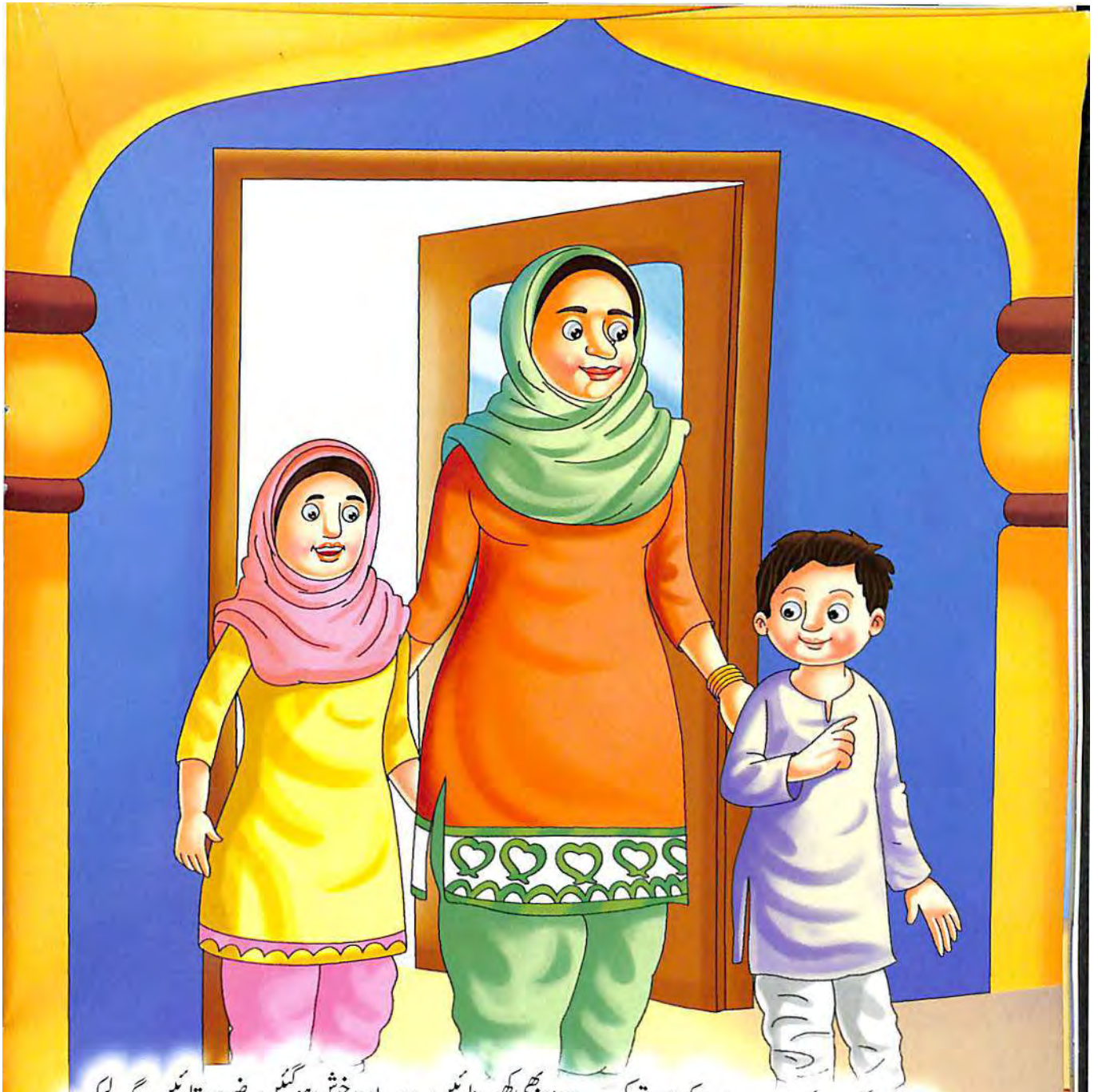
ہے۔اور کہتا ہے کہ ان سے پوچھ کر اس ترکیب سے وہ بھی کھیر بنائیں۔ وہ بے حد خوش ہوگئیں۔ضرور بتائیں گے۔لیکن ایک شرط ہے۔آپ ہمارے یہاں آئیں۔انھوں نے اتنے خلوص سے کہا کہ۔تابش کی ممی نے فیصلہ کیا کہ وہ ضرور جائیں گی۔ ''بچوں کو لے کر آیئے گا۔ مینا مہیشوری نے کہا۔تابش نے بتایا تھا اس کی ایک بہن بھی ہے۔''

اتوار کے دن تابش کی ممی دونوں بچوں کے ساتھ راجن کے گھر گئیں۔اس کی ممی لگ بھگ انھیں کی ہم عمر تھیں۔دونوں کا لباس بھی لگ بھگ ایک جیسا تھا۔شلوار قمیص اور دوپٹہ۔

انھوں نے آگے بڑھ کران کا استقبال کیا۔ پھر پرتکلف ناشتہ پیش کیا۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ اس میں مکھانے کی کھیر بھی تھی۔ میاں تابش آپ کے توچھکّے پنجے۔ ممی نے ہنس کر کہا۔

واقعی بے حد لذیذ ہے۔ تابش کی ممی نے ایک چمچ کھیر منہ میں رکھتے ہی کہا۔ ترکیب تو پوچھنی ہی پڑے گی۔

''دو کلو دودھ لیجیے۔ سو گرام مکھانوں کو گھی میں تل کر موٹا پیس لیجیے۔''

''صرف سوگرام؟''
جی ہاں۔ پھر مکھانوں کے چُورے کو دُودھ میں ڈال کر اتنا پکائیے کہ
دُودھ آدھا رہ جائے۔ ذائقے کے مطابق شکر ڈالیے۔ ذراسی پسی الائچی
اور زعفران ڈالیے۔ (ٹھنڈا کر کے سرو کیجیے۔)

تابش کی ممی ہنسنے لگیں۔ کھیر کا اصول ایک ہی
ہے۔ دودھ اور دودھ اور دودھ۔
اب دو کلو دودھ میں سو گرام چاول
ڈال کے ہم چاولوں کی کھیر بناتے ہیں ۔
اب کی دونوں ساتھ ساتھ ہنسیں۔
13

''آنٹی۔ ہم آپ کو ماں کہیں۔ ہمیں ماں کہنا بہت اچھا لگتا ہے۔''
تابش نے چلتے وقت راجن کی ممی سے کہا۔
''ہاں بیٹا۔ ضرور کہو۔ تم راجن کے دوست ہو تو ہمارے بیٹے ہی جیسے ہوئے نا۔''
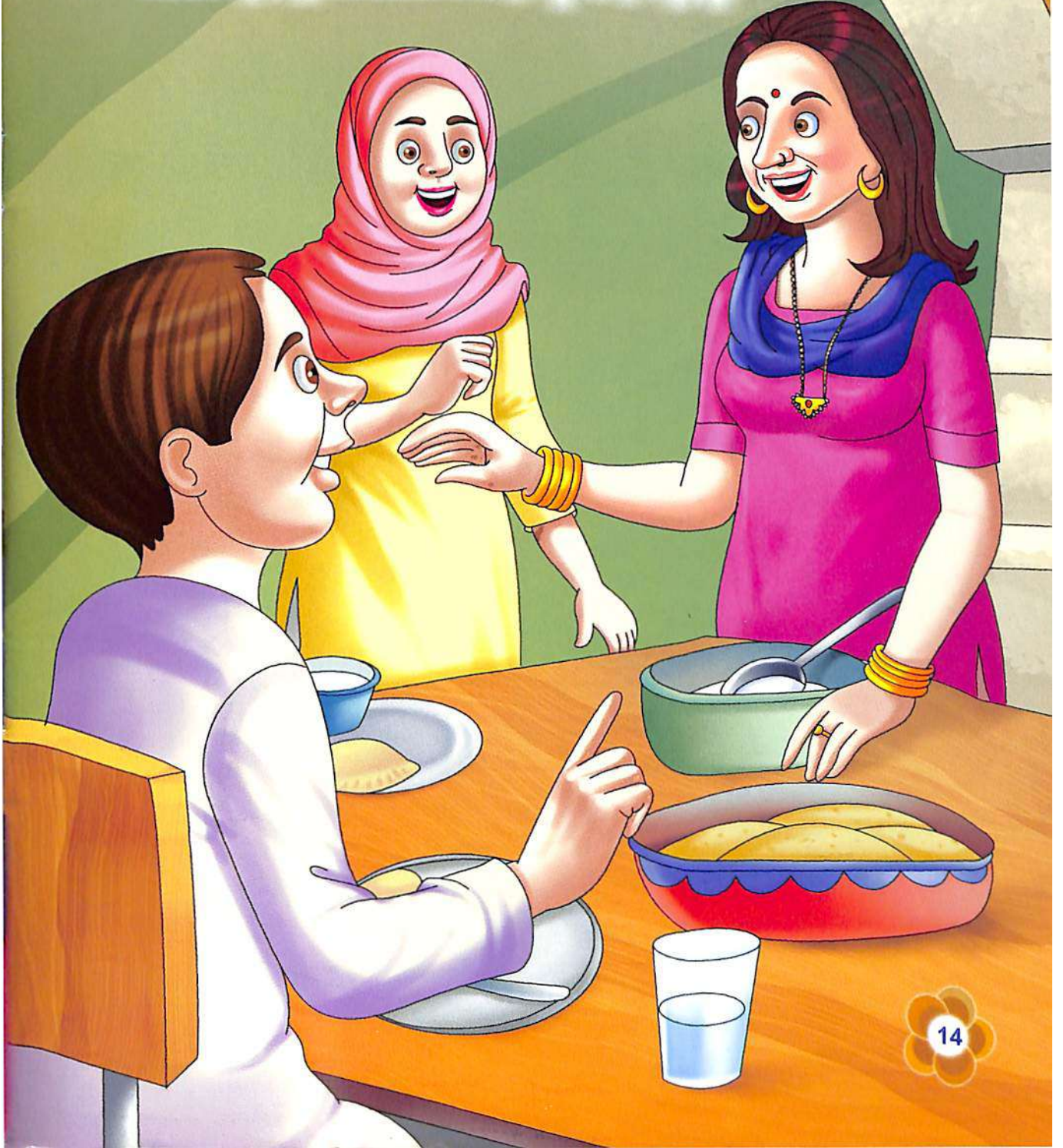
''ماں، تابش نے کہا۔ اگلی بار راجن ہمارے گھر آئے گا۔''
''ضرور جائے گا بیٹا۔ بس ایک بات کا خیال رکھنا۔''
''کیا؟'' تابش اور اس کی ممی دونوں نے ساتھ ساتھ کہا۔
''ہم لوگ ویجیٹرئن ہیں۔ گوشت یا انڈے سے بنی کوئی چیز مت
کھلانا۔
15
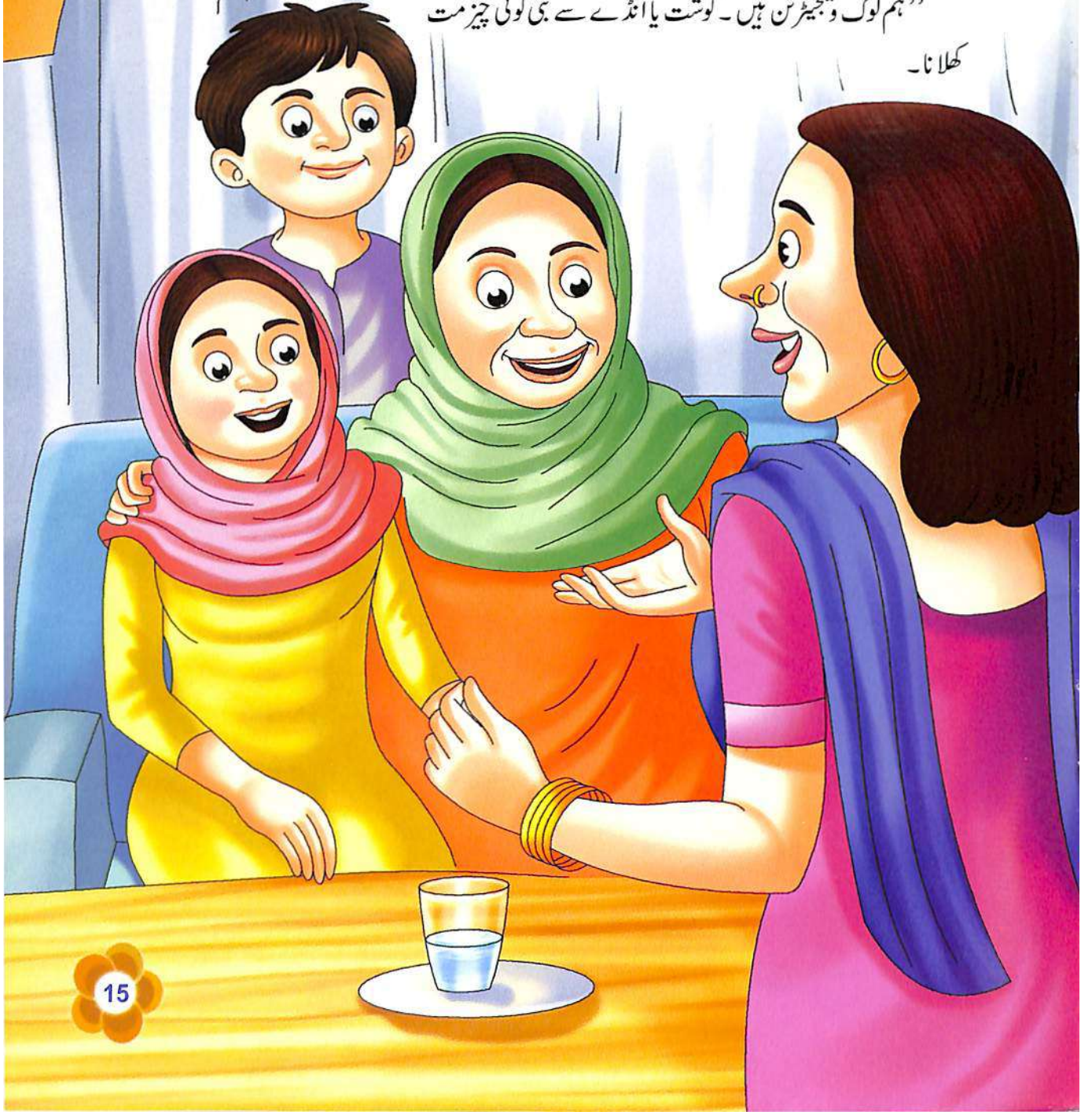
''یہاں ہمارے کھانے کے طور طریقے الگ ہو جاتے ہیں۔
تابش کی ممی نے سنجیدگی سے کہا۔ آپ گوشت انڈا مچھلی نہیں کھاتیں
جب کہ ہم کھاتے ہیں۔
لیکن کیا کافی نہیں کہ ایک چیز مشترک ہے۔ وہ قدرے رکیں
لیکن بچوں نے نعرہ لگایا۔
''مکھانے کی کھیر۔۔۔۔''
''اور پیار کی مٹھاس بھی۔۔۔۔'' مینا مہیشوری نے تہمینہ صدیقی سے کہا۔